الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Yasir Aleem**
Address :>
Subject :> عید
Writer :> شمس

Serial No :> **7918**
Fatwa No :>
Date :> **3/21/2010**
Email :>

Assalamualikum,
Mera naam Yasir he or me karachi ka resident hu or mera aap se sawal he k Nabi-e-Karim Hazrat Mohammad Mustafa (S A W) ne musalmano k liye 2 eidein muqarrar farmai hein or humare bohot se musalman bhai ek teesri eid Eid Milad un Nabi k naam se manatay he or az khud hi is kaam ko fariza bhi samajh liya he magar mere elm k mutabiq ye Eid musalmano me bohot baad me raaij hui yaani Khulafa-e-Rashdeen k or charo Imamo k baad. To kia hume ye Eid manani chahiye k nai jab k kuch Ulama-e-soo ne to yahan tak fatwa lagadia he k jo yeh Eid nai manaega wo (KAFIR) he.
Please humari rehnumai farmaiye. Allah aapko Jaza-e-Khair ata farmaey.

السلام علیکم ــــــ میرا نام یاسر ہے، اور کراچی کا ریسیڈنٹ ہوں۔ اور میرا آپ سے سوال ہے کہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کیلئے دو ۲ عیدیں مقرر فرمائی ہیں، اور ہمارے بہت سے مسلمان بھائی ایک تیسری عید میلاد النبی کے نام سے مناتے ہیں اور از خود ہی اس کام کو فریضہ بھی سمجھ لیا ہے، مگر میرے علم کے مطابق یہ عید مسلمانوں میں بہت بعد میں رائج ہوئی، یعنی خلفاء راشدین کے اور چاروں اماموں کے بعد۔ تو کیا ہمیں یہ عید منانی چاہیے کہ نہیں؟ جبکہ کچھ علماءِ سُوء نے تو یہاں تک فتویٰ لگایا ہے کہ جو یہ عید نہیں منائے گا وہ کافر ہے۔ برائے مہربانی، رہنمائی فرمائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔
(یاسر علیم کراچی)

الجواب حامدًا ومصلّیًا

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعثت کے بعد تیئیس ۲۳ سال تک بقیدِ حیات رہے اس کے بعد تیس ۳۰ سال خلافتِ راشدہ کے گزرے اور اس کے بعد ایک سو دس ۱۱۰ ہجری تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور اور تقریبا ۲۲۰ھ کے لگ بھگ تابعین اور تبع تابعین کا دَور رہا جو خیر القرون کا دور کہلاتا ہے، لیکن اس دَور میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے کامل عشق اور محبت کا دَور ہونے کے باوجود دُور تک بھی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور نہ ہی کوئی ثابت کرکے دکھا سکتا ہے کہ اس مبارک دَور میں ۱۲/ ربیع الاول کو اس طرح جشن یا عید کے طور پر منایا گیا تھا۔
بلکہ یہ بدعت سنہ ۶۰۴ھ میں ایک بادشاہ مظفر الدین کوکری ابن اربل کے حکم سے ایجاد ہوئی، چنانچہ امام اہلِ سنّت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "راہِ سنت" میں امام احمد بن محمد مصری مالکیؒ کے حوالہ سے لکھا ہے:

کان ملکًا مسرفًا یامر علماء زمانہ أن یعملوا باستنباطاتھم
واجتھادھم وأن لایتبعوا لمذھب غیرھم حتی مالت

(جاری ہے)

الیہ جماعۃ العلماء وطائفۃ من الفضلاء و
یحتفل بمولد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فی الربیع الاول وھو اول من احدث من
الملوک ھذا العمل ۔ (القول المعتمد فی عمل المولد) (ص ۱۶۲) ۔

پھر ایسا غیر ثابت شدہ عمل تو درکنار، کسی مستحب عمل کے ساتھ بھی ایسا طرز عمل ہونے لگے کہ اس کے انجام نہ دینے والوں کو کافر تک کہنے سے دریغ نہ کیا جائے تو وہ واجب الترک ہو جاتا ہے، چہ جائیکہ ایسا عمل جو فی نفسہ ثابت بھی نہ ہو اور وہ بہت سارے خرافات کا مجموعہ بن کر رہ گیا ہو اور اسے دین کا نام دیکر انجام دیا جا رہا ہو۔ فالی اللہ المشتکی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہ شمس الرحمٰن عفا اللہ تعالیٰ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
۲ جمادی الاخرۃ سنہ ۱۴۳۱ ھ

الجواب صحیح
محمد یوسف [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ
۳ جمادی الاخرۃ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۳ جمادی الاخرۃ ۱۴۳۱ھ

رئیس
دار الافتاء
۷۹۱۸